# ڈاکٹر وحید قریشی

(۱۹۲۵ء-۲۰۰۹ء)

ڈاکٹر وحید قریشی میانوالی میں پیدا ہوئے۔ اصل نام عبدالوحید تھا۔ والد محمد لطیف قریشی محکمہ پولیس میں ملازم تھے۔ ان کا تبادلہ ہوتا رہتا تھا، اس لیے ڈاکٹر صاحب کی سکول کی تعلیم مختلف شہروں میں ہوئی۔ ۱۹۴۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے آنرز اور ۱۹۴۶ء میں اورینٹل کالج لاہور سے ایم اے فارسی کیا۔ بعد ازاں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے تاریخ، پی ایچ ڈی فارسی اور ڈی لٹ اُردو کی ڈگریاں بھی حاصل کیں۔ ۱۹۵۱ء میں انھوں نے اسلامیہ کالج گوجرانوالہ میں تاریخ کے لیکچرار کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخ اور فارسی اور پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں اُردو کے استاد رہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں مختلف مناصب (صدرِ شعبۂ اُردو، پرنسپل اورینٹل کالج لاہور، ڈین کلیہ علوم شرقیہ واسلامیہ) پر بھی فائز رہے۔ ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۷ء تک مُقتدرہ قومی زبان اسلام آباد کے صدر نشین رہے۔ مختلف اوقات میں بطور اعزازی معتمد بزمِ اقبال لاہور، ناظم اقبال اکادمی پاکستان اور مہتمم مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی لاہور خدمات انجام دیں۔

ڈاکٹر وحید قریشی اردو اور فارسی زبان وادب کے ایک اہم محقق اور نقاد تھے۔ ان کا زیادہ تر سرمایۂ ادب تنقیدی کتب پر مشتمل ہے۔ اگر چہ وہ اردو اور فارسی میں شعر بھی کہتے تھے لیکن ان کی بنیادی حیثیت محقق اور نقاد کی ہے۔ ان کے علمی و ادبی کارناموں پر حکومتِ پاکستان نے انھیں تمغا برائے حسنِ کارکردگی اور صدارتی اقبال ایوارڈ عطا کیا۔

ان کی تصانیف میں اساسیاتِ اقبال، نذرِ غالب، کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، اقبال اور پاکستانی قومیت، مطالعۂ ادبیاتِ فارسی، پاکستان کی نظریاتی بنیادیں، مقالاتِ تحقیق، تنقیدی مطالعے، اُردو نثر کے میلانات، مطالعۂ حالی اور میر حسن اور ان کا زمانہ شامل ہیں۔

# اُردو ادب میں عیدالفطر

## تدریسی مقاصد

۱۔ اردو ادب میں اسلامی تہواروں کا تعارف کرانا۔
۲۔ ڈاکٹر وحید قریشی کے اسلوب سے آگاہ کرنا۔
۳۔ اسلامی تہذیب و تمدن، معاشرت اور رسوم و رواج سے واقفیت دلانا۔
۴۔ طلبہ کو ادب پارے کی روشنی میں، مشاہدات کو بہتر انداز میں تحریر کرنا سکھانا۔
۵۔ طلبہ کو مضمون اور افسانے کی صِنف سے آگاہ کرنا۔

اُردو کی غزلیہ شاعری میں عید، عید کا چاند، ہلال وابرو، محبوب سے روزِ عید کی ملاقاتیں اور اس کے متعلقات ہی اہم رہے۔ لیکن ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد جب اُردو شاعری کی حدود میں وسعت پیدا ہوئی اور نظموں کی طرف توجہ تیز ہوگئی تو عید کے موضوع میں بھی اشاراتی اور علامتی امکانات زیادہ اُجاگر ہوئے اور اُردو شاعری کو ۱۸۵۷ء کے بعد مِلّی احساسات کی ترجمانی کا وسیلہ بھی بنایا گیا اور اس طرح مسلمانوں کی فکری زندگی کے خط وخال نے اُردو ادب میں اسلامی اقدار و روایات کی پاسداری کے عمل کو شدید سے شدید تر کر دیا۔ عیدالفطر پر نظموں کی کثرت کا سبب بھی یہی ہے اور شعرا و ادبا نے جب تخلیقی جوہر کے حوالے سے ان افکار کی پیش کش کا سامان فراہم کیا تو یہ موضوع کئی جہتوں میں پھیل گیا۔ عید کو محض خوشی یا عید کے چاند کو محض سال میں ایک بار جھلک دکھا کر غائب ہونے کے حوالے سے دیکھنے کی بجائے اسے مسلمانوں کی تہذیبی اور فکری زندگی کے وسیع تر جغرافیے سے ملا دیا گیا، جسے عید کے موضوعات میں نئی نئی باریکیاں پیدا کر کے اسے ادبی خوشی کے ملے جلے جذبات تک لے گئے۔ گلدستۂ عید میں موضوعات، صحنِ عید گاہ میں ملاقات اور درونِ خانہ عید ملن تک محدود نہیں رہے بلکہ جذبات کے وسیع تر رقبوں میں لا کر دکھایا گیا ہے۔ ''مسلمان فیشن ایبل خاتون کی ڈائری'' سے چل کر ''رسول پاک صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عید''، ''کنواری بیٹی کی عید''، ''سہاگن کی عید''، ''بچوں اور بڑوں کی عید''، ''دوگانی عید''، ''ترکن ماما کی عید''، ''عید اور قرض''، ''عیدی''، ''گھر کی مالکہ کی عید''، ''رمضان اور خیرات''، ''یتیموں کی عید'' تک عیدالفطر ہمیں متوسط طبقے اور غریب طبقے کے مسائل و حالات سے منسلک نظر آتی ہے۔ اس تمدنی پس منظر کے طفیل ایک وقتی جذبۂ ہیجان نہیں بلکہ ایک تہذیبی اکائی بن کر ہماری معاشرتی زندگی میں بہت دور تک جاتی ہے۔ اس وُسعت پزیری سے موضوع کی جڑیں ہماری ادبی روایات میں پھیل گئی ہیں۔ خواجہ حسن نظامی نے دِلّی کی بربادی کے جو نوحے لکھے ہیں، ان میں دولت و عزت سے محروم ہونے والے شہزادوں اور شہزادیوں کی کس مپرسی میں عید بسر کرنے کا ذکر اہمیت رکھتا ہے۔ اس

روایت کا آغاز سرسید احمد خاں سے ہوتا ہے، جنھوں نے ''مسلمانانِ ہند کی عید'' کے عنوان سے مسلمانوں کی معاشرتی زندگی کی خامیوں کو بیان کرنے کے علاوہ، ان کی غریبی کے نقشے بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیے۔ حسن نظامی کے موضوعات میں ''عظمتِ رفتہ کی یاد'' عید کو علامتی حوالہ عطا کرتی ہے۔ ''یتیم شہزادے کی عید''، ''عید گاہِ ماغریباں کوئے تو'' دینی جذبے کی شدت اور مذہبی اُمور سے گہری وابستگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

ان نثر پاروں کے اثرات ہماری شعری روایات پر بھی پڑے ہیں۔ حالؔی کی نظم ''تہنیتِ عید الفطر'' میں خوشی کے جذبے کی عکاسی کے علاوہ عید کو مذہبی اقدار سے بھی ہم آہنگ کیا گیا ہے:

مہِ صیام گیا اور روزِ عید آیا
خوشی کی عید کا حق ہر کوئی بجا لایا
کیا ہے شُکرِ خداوند روزہ داروں نے
کہ اپنے صبر کا انعام ہم نے بھر پایا

اقبالؔ کے ہاں ہلالِ عید صرف ہمیں خوش ہی نہیں کرتا، ہماری ہنسی بھی اڑاتا ہے۔ یتیموں کی عید کے بارے میں بھی اقبالؒ اس رویّے کی عکاسی کرتے ہیں جس پر نثر نگار بھی خامہ فرسائی کرتے رہے ہیں۔ یادِ طفلی علامہ اقبالؒ کو عید کے چاند کی تصویر کشی پر مجبور کرتی ہے اور وہ منظر کشی والے رجحان کی طرف مائل ہو جاتے ہیں:

اے مہِ عید! بے حجاب ہے تُو
حُسنِ خورشید کا جواب ہے تُو
تُو کمندِ غزالِ شادی ہے
لذّتِ افزائے شورِ طفلی ہے

مجموعی طور پر عید الفطر سے متعلق موضوعات ہماری شاعری کے بنیادی رُخ کو ظاہر کرتے ہیں:

اوّل: عید کے چاند کو مناظر کے حوالے سے بیان کرنے کا رجحان۔

دوم: عید کو داخلی مسرت اور خارجی حالات سے منسلک کرنے کا رویہ۔

سوم: ہلالِ عید کو مِلّی عزائم کی علامت، ملّت کے عروج و زوال کی علامت اور تہذیبی و تمدنی زندگی کی اساس کے طور پر قبول کرنے کا رجحان۔

حفیظ جالندھری:

چاند جب عید کا نظر آیا
حال کیا پوچھتے ہو خوشیوں کا

آسماں پر ہوائیاں چھوٹیں
نوبتیں مسجدوں میں بجنے لگیں
شُکر سب خاص و عام کرنے لگے
اور باہم سلام کرنے لگے

عبدالمجید سالکؔ:

ہلالِ عید کی گردُوں پہ آمد آمد ہے
جو راحتِ نظرِ اُمتِ محمدؐ ہے
ہزار شُکر کہ مُسلم ہیں شاد آج کے دن
سبھی جہان میں ہیں با مراد آج کے دن

طالبؔ الہ آبادی:

جو کچھ بھی ہو تُو آج اثر اپنا دکھا دے
روٹھے ہوئے مُسلم جو ہیں اُن سب کو منا دے
آپس میں جو دن رات کا جھگڑا ہے وہ مِٹ جائے
اسلام میں جو تفرقہ پیدا ہے وہ مِٹ جائے

اس رجحان نے تخلیقی سطح پر ایک نئی سمت کی طرف اشارہ کیا ہے جس سے یہ نتیجہ نکالنا بے موقع نہ ہوگا کہ عید کا تصور مسلمانوں کے ہاں محض تہوار منانے اور اُچھل کود کو کلچر بنانے پر منحصر نہیں بلکہ اس خوشی کا رشتہ ہماری اقدار میں بہت دُور تک جاتا ہے، جس سے عید کے بارے میں اُردو شعرا کی تخلیقات کو ایک سمت ہی نہیں ملتی بلکہ ان کا تعلق ہمارے داخلی رویوں کے ساتھ اتنا گہرا ہے کہ ہماری شعری روایت میں یہ عمل صرف یک طرفہ مناظر کشی تک جا کر ختم نہیں ہوتا۔ عید کی شاعری ہماری شعری روایات کا ایک اہم اور نا قابلِ فراموش حصّہ ہے۔

(اُردو نثر کے میلانات)

## مشق

۱۔ درجِ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے:

(الف) عیدالفطر کا ہماری تہذیبی اور دینی زندگی سے کیا تعلق ہے؟

(ب) عیدالفطر پر نظموں میں، شعرا نے کیا باریکیاں پیدا کی ہیں؟

(ج) اس سبق کی روشنی میں اردو شعرا نے عیدالفطر کے جن متعدد پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا ہے، اُن میں سے کوئی سے تین پہلوؤں/موضوعات کے نام لکھیے۔

(د) عیدالفطر کے موقع پر شہزادوں اور شہزادیوں کا ذکر کرتے ہوئے، خواجہ حسن نظامی نے کیا نکتہ اُجاگر کیا ہے؟

۲۔ اردو شعرا نے ہر دور میں عیدالفطر کو موضوعِ سخن کیوں بنایا؟

۳۔ کون سی چیز اقبالؒ کو عید کے چاند کی تصویر کشی پر مجبور کرتی ہے؟

۴۔ ''مہِ صیام گیا اور روزِ عید آیا'' یہ اردو کے کس معروف شاعر کا مصرع ہے؟

۵۔ عید کی شاعری کا ہماری شعری روایات سے کیا تعلق ہے؟

۶۔ سبق کے متن کو مدِّنظر رکھ کر درست یا غلط پر نشان (✓) لگائیں:

(الف) ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد اردو شاعری میں وسعت پیدا ہوئی۔ درست/غلط

(ب) خواجہ حسن نظامی نے دِلّی کی بربادی کے مرثیے لکھے ہیں۔ درست/غلط

(ج) عیدالفطر کے متعلق موضوعات ہماری شاعری کا اصل رخ ظاہر کرتے ہیں۔ درست/غلط

(د) سبق میں چار شعرا کے اشعار درج ہیں۔ درست/غلط

(ہ) عیدالفطر کا تصور ہماری اقدار میں شامل ہے۔ درست/غلط

۷۔ درست جواب کی نشان دہی (✓) سے کیجیے:

(الف) یہ مصرع کس شاعر کا ہے؟ ''ہلالِ عید کی گرُدوں پہ آمد آمد ہے''

(i) اقبالؒ (ii) حفیظؔ جالندھری (iii) عبدالمجید سالکؔ (iv) حالیؔ

(ب) حسن نظامی نے دِلّی کے جو نوحے لکھے، ان میں کون سی چیز نمایاں ہے؟

(i) عظمتِ رفتہ (ii) احساسِ شادمانی (iii) عبرت انگیزی (iv) لُطف و مسرت

(ج) عیدالفطر کے موقع پر مُسلم معاشرے کے کس طبقے کو سب سے زیادہ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(i) اُمرا (ii) غُربا (iii) متوسط (iv) سفید پوش

(د) شاعر نے ''لذّت افزائے شورِ طفلی'' میں کس کی طرف اشارہ کیا ہے؟

(i) بادل (ii) ستارے (iii) عیدالفطر کا چاند (iv) نمازِ عیدالفطر

(ہ) ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد توجہ تیز ہوگئی:

(i) غزلوں کی طرف (ii) نظموں کی طرف (iii) مرثیے کی طرف (iv) شہرِ آشوب کی طرف

۸۔ مصنف نے عید کا تعلق تہوار کے علاوہ کس سے جوڑا ہے؟ دو تین سطروں میں جواب لکھیں۔

## مضمون

کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، احساسات یا تاثرات کا نثر میں تحریری اظہار مضمون کہلاتا ہے۔ اس میں موضوع کی کوئی قید نہیں، اس لیے ہر قسم کے موضوعات پر بے شمار مضامین لکھے جاتے ہیں۔ مضمون نویسی میں پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے، پھر دلائل دے کر بحث کی جاتی ہے اور اہم باتیں علمی پیرائے میں تحریر کی جاتی ہیں اور آخر میں مختصراً نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔ توازن، تناسب اور نظم و ضبط اس کے اہم تقاضے ہیں۔

## سرگرمیاں

۱۔ اخبارات اور انٹرنیٹ کی مدد سے عیدالفطر سے متعلق مختلف تصاویر جمع کر کے، انھیں ایک چارٹ پر لگائیں۔

۲۔ عیدالفطر کے دن کی مصروفیات کی تفصیلی رُوداد لکھ کر، استاد صاحب کو دکھائیں۔

### اساتذہ کرام کے لیے

۱۔ طلبہ پر واضح کریں کہ اسلامی تہذیب میں عیدالفطر کی اہمیت کیا ہے۔

۲۔ طلبہ کو سمجھائیں کہ عیدالفطر کے موقع پر فضول خرچی، بے جا نمود و نمائش اور دیگر غیر اسلامی طور طریقے، دینی تقاضوں کے خلاف ہیں۔

۳۔ طلبہ کو ڈاکٹر وحید قریشی کے علمی و ادبی مقام و مرتبے سے آگاہ کیا جائے۔

☆☆☆